بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

عرفانِ معروف

حضرت خواجہ صوفی شیخ محمد فاروق شاہ قادری الچشتی عادل فہمی نوازی

معروف پیر مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

عرفانِ معروف

حضرت خواجہ صوفی شیخ محمد فاروق شاہ قادری الچشتی عادل فہمی نوازی

معروف پیر مدظلہ العالی

منجملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں

ارکان

کتاب کا نام : **عرفانِ معرؔوف**

مصنف : حضرت خواجہ صوفی شیخ محمد فاروق شاہ قادری الچشتی عادل فہمی نوازی
معرؔوف پیر مدظلہ العالی

نوعیتِ اشاعت : باراول

تعدادِ اشاعت : ۶۰۰ (چھ سو)

مقامِ اشاعت :

تاریخِ اشاعت :

طباعت : معراج نواز شاہ قادری ڈیسینٹ کریئشنس 9773039800

قیمتِ کتاب : /روپئے

کتاب ملنے کے پتے

* حضرت پیرفہمی، خانقاہِ قادری الچشتی عادل فہمی نوازی، عادل نگر، آکاش وانی گیٹ نمبر ۷ مالونی کالونی، ملاڈ (ویسٹ) ممبئی ۹۵
* افسر شاہ قادری، بھگت سنگھ نگر نمبر ۱، لنک روڈ، گوریگاوں (ویسٹ) ممبئی ۔۱۰۴
* عبداللہ شاہ قادری، غریب نواز نگر، کوکری آ گار، ایس۔ایم روڈ، انٹاپ ہل ممبئی ۔۳۷
* شیخ شاہین شاہ قادری، ہاؤس نمبر 9-8-109/A/76، گول کنڈہ، صالح نگر، کنچہ، حیدرآباد
* محمد مولا علی شاہ قادری، B2/10/2، سیکٹر نمبر 15، واشی، نئی ممبئی 703
* محمد ساجد شاہ قادری ، حوّابی کی چال، عیدگاہ میدان، جوگیشوری (ایسٹ) ممبئی ۔۶۰

فہرست

نمبر شمار	کلام	صفحہ نمبر
1	**شجرہِ طیّبہ قادریہ عالیہ خلفائیہ**	6
2	کتنا لطیف میرے نبی ﷺ کا ظہور ہے	11
3	دل محمدؐ سے لگانا چاہئے	12
4	ادب سے بیٹھئے غوثُ الوریٰ کی آج محفل ہے	13
5	پیروں کا پیر ہے ۔ کامل فقیر ہے	14
6	غوثِ اعظم کہا کیجئے	17
7	مجھے اپنا جلوہ دکھا غوثِ اعظم	18
8	جبھو آونگی میں تمری نگریا غوثِ جیلانی	20
9	غوث کی نسبت میں آ* ہی بڑا اعجاز ہے	21
10	حاجی وارث پیا تیرے دربار میں آئے ہیں	23
11	کہنا پڑے گا آج تو مجھ کو یہ برملا	26
12	عشق میں ہم فنا ہوگئے دونوں عالم بقا ہوگئے	30
13	تمہارے نقشِ قدم پہ چل کے ہم خود میں رب کا پتہ ہیں پائے	32
14	عشق کا جس کو درد ہے ساقی	34
15	گنجِ مخفی کا خزانہ کس میں ہے	35
16	پڑھا کے کلمہ ہماری روح کو	36
17	آنکھ تم سے لڑائے بیٹھے ہیں	38
18	عشق کا پتلا بنایا یار نے	40
19	پیر کو دل میں بسانا چاہئے	41

43	اپنے صنم سے پیار کیا۔کیا برا کیا	20
45	در پہ مرشد کے سر جھکاتے ہیں	21
46	پیر سے نکتہ سمجھ میں آتا ہے	22
47	اپنے وجودِ پاک کو قرآں سمجھ کے پڑھ	23
48	ناسمجھے خود کو جو شانِ خدا وہ کیا جانے	24
50	اے عادل پیا لو سلام اب ہمارا	25
52	غوثِ اعظم کی عظمت پہ لاکھوں سلام	26
54	حسُین ابنِ حیدر سلامُ علیک	27
55	آقا مدینے والے دل نے تمھیں پُکارا	28

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

انتساب

میں اپنا مجموعہ کلام ''عرفانِ معرؔوف'' اپنے رہبر وقت مرشدِ کامل پیرِ طریقت نورِ ہدایت تاجِ ولایت حضرت خواجہ شیخ محمد عبدُالرؤف شاہ قادری الچشتی افتخاری فہمیؔ پیر مدظلہ العالی دامت برکاتہٗ کی بارگاہِ ولایت میں نذر کرتا ہوں، جن کی ایک نگاہِ فیض سے ہزاروں مردہ دل روشن ہو گئے۔ جن کی خوشبو سے سارا عالم مہک اُٹھا، جن کی آمد سے کُفر کا اندھیرا مٹ گیا، ظلمت کے بادل چھٹ گئے، گمراہیوں نے اپنا مُنہ تاریکیوں میں چھپا لیا۔ کلامِ ھٰذا ''عرفانِ معرؔوف'' اسی شمعِ ولایت سے منسوب کرتا ہوں۔

مرشد نے راز کلمے کا جن کو بتا دیا
عاشق نے اپنا کعبہ وہیں پر بنا لیا

خاکپائے پیر فہمی خواجہ صوفی شیخ محمد فاروق شاہ قادری الچشتی افتخاری
معرؔوف پیر مدظلہ العالی

شجرہِ طیّبہ قادریہ عالیہ خلفائیہ

یا الٰہی بخش دے تو مصطفیٰؐ کے واسطے
شجرۂ طیّب پڑھوں تیری رضا کے واسطے

سب بلائیں دور ہوں اور مشکلیں آسان ہوں
حضرتِ مولا علی مشکل کشا کے واسطے

اُسوۂِ حسنہ ہمیں حسنین کے کر دے عطا
دلبرِ لولاک شاہِ انبیاء کے واسطے

کر عطا سجدوں میں ایسی لذّتیں مولا ہمیں
سیّدِ سجّاد وہ زین العباء کے واسطے

پاک رکھ اور صاف کر دل کو تو میرے اے خدا
پاکیزہ باقر ہمارے باصفا کے واسطے

عشق میں صادق رہوں ہر دم میں تیرے باوفا
جعفرِ صادق امامِ پارسا کے واسطے

دولتِ عرفاں ملے اور گنجِ مخفی کا سرور
موسیٰ کاظم سیّدِ علی رضا کے واسطے

جانِ ایماں روحِ ایقاں جامِ اُلفت دے ہمیں
معروف کرخی سرِّ سقطی اولیاء کے واسطے

عشق میں کامل بنا تو عشق میں کر تو فنا
حضرتِ داتا جنیدِ کاملہ کے واسطے

شیخ شبلی ، عبدِ واحد کا ہمیں دامن ملے
بو فرح یوسف طرطوسی شاہ کے واسطے

بوالحسن شاہ وہ علی القرشی کا یہ فیض ہے
وہ مبارک بو سعیدِ حق نما کے واسطے

قادری یہ در کھلا جنکے قدم سے باخدا
قادری فیضان دے غوثُ الوریٰ کے واسطے

غوث کا سایہ رہے تا حشر تک بھی اے خدا
عبدِ قادر غوثِ اعظم پیشوا کے واسطے

نور سے روشن ہیں جنکے اولیاء و اصفیاء
سیّدِ عبدالرّزاق پیشوا کے واسطے

اللہ ھو کی ضربوں سے روشن رہے سینہ میرا
شاہ بہاؤالدین ، عزیزِ حق نما کے واسطے

دولتِ ایمان سے سرشار کر سرشار کر
پیر نجم الحق فدائے اولیاء کے واسطے

ہر گھڑی ایمان دے اور نور کی چادر اُڑھا
وہ بہاؤالدین شاہ میرِ اتقیاء کے واسطے

قلب کو شرکِ جلی شرکِ خفی سے پاک کر
بہلی شاہ ، اکبر علی شاہِ ھُدیٰ کے واسطے

سیدِ حسن ، جعفر علی ، عرفان علی کا واسطہ
خاتمہ بالخیر ہو موجود شاہ کے واسطے

عبدالقادر قادری ، چندہ حسینی کے طفیل
تاج والوں میں اُٹھا ان با خدا کے واسطے

اۓ کریمی شان والے دے عروجِ معرفت
وہ کریمِ شاہ حاجت روا کے واسطے

کلمہ ءطیّب رہے سانسوں میں میری ہر گھڑی
بادشاہِ قادری کلمہ نما کے واسطے

یا خدا نورِ ولایت سے رہوں میں مالا مال
شان شاہانہ رہے مہتاب شاہ کے واسطے

اعلیٰ حضرت پیر عادؔل نسبتِ غوثُ الوریٰ
سیرِ باہوتی کرا عادؔل پیا کے واسطے

اۓ خداۓ پاک مرشد کا بنا اک آئینہ
سیّدی و مرشدی فہمی پیا کے واسطے

کر دُعا مقبول تو معرّوف کی اۓ ربُّ العلیٰ
مرشدِ روشن ضمیرِ حق نما کے واسطے

نعت شریف

کتنا لطیف میرے نبی ﷺ کا ظہور ہے
جلوے تو جلوے نور کے پردہ بھی نور ہے

کیسا کرم ہے دیکھئے میرے حضور کا
وہ بھی حضور ہوگیا جو بحضور ہے

بجلی جو طور پر گری غش کھا گئے موسیٰ
قوسین میں بھی میرے نبی ﷺ باشعور ہے

اندازہ کیسے ہو بھلا اُن کے مقام کا
ہر اک شعور معراجِ تحت الشّعور ہے

ہم تو رسولِ پاک کے قدموں میں آ گئے
لاکھوں کرامتیں جہاں پائے صدور ہے

کیونکر نہ علم ہو اُنھیں کل کائنات کا
نورِ نبی ﷺ سے جبکہ ہوا کل کا ظہور ہے

فہمی پیا کے نور سے نورانی ہوگئے
اللہ نبی کا نور ہی مرشد کا نور ہے

معرّوف یہ ہے فیصلہ کلمہ قرآن کا
جو ہے نبی سے دور وہ اللہ سے دور ہے

دل لگانا چاہئے

دل محمدؐ سے لگانا چاہئے
مرغِ بسمل تھڑ پھڑانا چاہئے

ہم تڑپتے ہیں تمہارے عشق میں
آپ آؤ یا بلانا چاہئے

پیاس آنکھوں کی بجھاؤ یا نبی
جام جلوؤں کا پلانا چاہئے

کب تلک پھرتے رہیں یوں در بدر
کوئے جاناں میں ٹھکانا چاہئے

یا محمدؐ کیجئے نظرِ کرم
روتے عاشق کو ہنسانا چاہئے

پیر فہمی نے دیا کلمے کا نور
نور سے دل جگمگانا چاہئے

پائے جاناں پہ رہے معرؔوف سر
اس طرح سے موت آنا چاہئے

میرے دم کی ہر دم صدا ہے محمد ﷺ
میرے دل میں جلوہ نما ہے محمد ﷺ

صدا ہے
محمد ﷺ

کوئی دردِ دل کی دوا کیا کرے گا
میں بیمار اُن کا شفا ہے محمد ﷺ

مجھے خاکِ طیبہ میں اپنے ملا لو
یہی ایک دل کی دُعا ہے محمد ﷺ

بڑی مشکلیں ہیں تو فکر کیا ہے
میری مشکلوں کے کشا ہے محمد ﷺ

کسی اور در پہ کیوں جا کے مانگوں
میرے ہر مرض کی دوا ہے محمد ﷺ

کوئی جا کے اہلِ نظر سے یہ پوچھیں
بتائیں گے وہ کیا ہے محمد ﷺ

یہی عاشقوں کا عقیدہ ہے اُن پر
وہ زندہ ہے جلوہ نما ہے محمد ﷺ

جسے بھی ملے گا اُنھیں سے ملے گا
خدا سے بتا کب جدا ہے محمد ﷺ

محمد ﷺ سے ہم ہیں ہم میں محمد ﷺ
یہ دم کا وظیفہ بنا ہے محمد ﷺ

میرے پیر فہمی کے صدقے میں ہم کو
ملا رازِ حق کا پتہ ہے محمد ﷺ

خدا بھی ملے گا مدینے میں معرّوف
مدینے میں رب کی ضیاء ہے محمد ﷺ

سرکار کچھ تو کہہ دو

سرکار کچھ تو کہہ دو ہوگی نہ نظر کب تک
فرقت میں مر رہا ہوں۔ یہ دردِ جگر کب تک

روتا رہوں گا آقا تڑپتا رہوں گا یوں ہی
کب تک نہ تم سنو گے۔ یہ دیدۂِ تر کب تک

دلشاد میرا کردو جلوؤں کے تبّسم سے
دل کی گلی میں مولا۔ ہوگا نہ گزر کب تک

اک بار یوں بلاؤ واپس کبھی نہ لوٹوں
آہوں میں میری آقا۔ ہوگا نہ اثر کب تک

بدکار بے عمل کی گٹھری میں اور کیا ہے
عاصی کی گناہوں سے۔ ہوگی نہ سحر کب تک

فہمی پیا تمہارا منگتا ہوں جھولی بھر دو
دیتا رہونگا دستک۔ ہوگی نہ خبر کب تک

معرّوف ہے تمہارا اُلفت کی لاج رکھ لو
قدموں میں میرے مولا۔ ہوگا نہ گزر کب تک

ooo

آج محفل ہے

ادب سے بیٹھئے غوثُ الوریٰ کی آج محفل ہے
جنابِ غوثِ اعظم دِلربا کی آج محفل ہے

ہمارے ہاتھ میں دامن محمد مصطفیٰؐ کا ہے
اسی نورِ خدا صَلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

فرشتے بھی ادب سے نام لیتے غوثِ اعظم کا
جو مثلِ انبیاء جلوہ نما کی آج محفل ہے

ہزاروں مشکلیں بھی دور ہونگی آج محفل میں
ذرا دل سے کہو مشکل کشا کی آج محفل ہے

گنہگاروں نہ گھبراؤ چلے آؤ چلے آؤ
میرے خواجہ پیا غوثُ الوریٰ کی آج محفل ہے

جنابِ غوث کا دامن ملا ہے پیر فہمی سے
ہمارے رہنما کے رہنما کی آج محفل ہے

تصورِ شیخ کا کرنا وضو ہے یہ طریقت کا
دلِ معرّوف کہتا ہے خدا کی آج محفل ہے

نسبتِ غوثِ اعظمؓ

پیروں کا پیر ہے ۔ کامل فقیر ہے
شاہِ جیلاں دیکھو سب کا دستگیر ہے

بگڑی بنانے والے ۔مردے جِلانے والے
روتے ہنسانے والے ۔لاج نبھانے والے
ہر طرف جلوہ نما ۔ پیروں کا پیر ہے

آپ کے در جو آئے ۔ خالی وہ نہ جائے
پیارے نبی کے صدقے ۔دل کی مراد پائے
رب نے بنایا تم کو ۔ سب کا دستگیر ہے

نورِ نبی ہو آقا ۔ جانِ علی ہو آقا
ابن ِ سخی ہو آقا ۔ کامل ولی ہو آقا
پنجتن پاک کی ۔ منہ بولتی تصویر ہو

المدد غوثِ اعظم ۔ جب بھی پکارا تم کو
آئے مدد کو آقا ۔ ملا کنارہ ہم کو
کہ بیشک غوثِ اعظم ۔ نام بھی اکسیر ہے

کہتے ہیں علم مدینہ۔وہ میرے پیارے نبی ہیں
جس کو دروازہ کہتے ۔ وہ میرے مولا علی ہیں
اللہ ہے تالا جس کا ۔ چابی اس کی پیر ہے

جنابِ غوثِ اعظم ۔ یہ فخرِ انبیاء ہیں
نسبتِ غوثِ اعظم ۔ رکھتے سب اولیاء ہیں
دونوں جہاں میں اُن کا ۔ ثانی نہ نظیر ہے

نعرۂ غوثِ اعظم ۔ دل سے یہ جس نے لگایا
سایۂ غوثِ اعظم ۔ مدد کو اس کی آیا
دستِ یدُاللہ والا ۔ کامل فقیر ہے

میں ہوں مرید اُن کا ۔ پیر ہیں غوثِ اعظم
سانسوں میں میری ہردم ۔ چلتا ہے اسمِ اعظم
صدقے میں پیر کے ۔ زباں میں تاثر ہے

فہمی پیاسے ہم نے ۔ دل کی مراد پائے
شرابِ قادری وہ ۔ نظروں سے اپنی پلائے
پیرانِ پیر میرا ۔ روشن ضمیر ہے

میرا سفینہ چلا ۔ نام تمہارا لے کر
پھرتے ہیں کوچہ کوچہ ۔ کام تمہارا لے کر
نسبتِ غوثِ اعظم ۔ معرّوف بے نظیر ہے

کہا کیجئے

غوثِ اعظم کہا کیجئے　　جامِ اُلفت پیا کیجئے
نسخہء دافعِ رنج و غم　　غوثِ اعظم جپا کیجئے
کرکے رُخ سوئے بغداد آپ　　دو قدم کو چلا کیجئے
بعد مردن بھی ہو نہ جدا　　عشقِ کامل عطا کیجئے
با وسیلہءِ مرشدِ پاک　　درجہ سب کا بڑا کیجئے
نسبتِ غوثِ اعظم پہ سب　　جان و دل کو فدا کیجئے
ہر نظارہ بنے غوثِ پاک　　آنکھ ایسی عطا کیجئے
وجد میں کعبہ بھی جھوم اُٹھے　　ایسا سجدہ ادا کیجئے
تم کو کہتے ہیں پیرانِ پیر　　رد مصیبت بلا کیجئے
آپ کے خلفاء پھولے پھلے　　پیر فہمی دُعا کیجئے

کہہ رہے ہیں یہ معرّوف بھی
میرے حق میں دُعا کیجئے

جلوۂ غوثِ اعظم (رض)

مجھے اپنا جلوہ دکھا غوثِ اعظم
تجلّی کا پردہ اُٹھا غوثِ اعظم

نہ خود کی خبر ہو نہ دل کی خبر ہو
شرابِ محبت پلا غوثِ اعظم

آشوبِ دوئی کو بھی دل سے مٹا دو
مجھے اپنے رنگ میں رنگا غوثِ اعظم

کجا میں کجا تو کجا دل کجا سر
کہاں ہوش اب ہے ذرا غوثِ اعظم

میرے سر کی زینت ہے سمجھونگا اسکو
رکھو سر پہ نعلین یا غوثِ اعظم

میرے دل میں جلوہ نما جب تمہیں ہو
نہیں خوفِ محشر ذرا غوثِ اعظم

مجھے وصلِ احمد کی خلعت اُڑھاؤ
بے گور و کفن ہوں یا غوثِ اعظم

میری مشکلیں حل ہوئیں ہیں وہیں پر
پکارا جو دل سے میں یا غوثِ اعظم

ہر شئے میں جلوہ تمہارا ہی پاؤں
محبت میں اتنا مٹا غوثِ اعظم

تمہارا تو دامن ہے دامن نبی کا
نبی کی عطا ہے عطا غوثِ اعظم

امیروں کا ملجا مریدوں کا آقا
میرا پیر فہمی بنا غوثِ اعظم

تصور تمہارا ہی کافی ہے مرشد
وظیفہ ہے معرّوف کا یا غوثِ اعظم

غوثِ جیلانی

جبھو آونگی میں تمری نگریا غوثِ جیلانی
ٹھگو لہن انا کی تم گگریا غوثِ جیلانی

بِسر بیٹھی ہوں سدھ بدھ کو جو دیکھن چھاپ نورانی
کچھو لیو ذرا ہماری کھبریا غوثِ جیلانی

ارج سن لو یہ پاپن کی جگادو بھاگ ابھاگن کی
تمھیں جانت ہو سب ہمری گُجریا غوثِ جیلانی

بھنوّر کے بیچ ما نیّا پھنسی ہے ہمری جیلانی
کرو کِرپا مورے بانکے سنوریا غوثِ جیلانی

ہمرے پران پیارے ہو تمھیں ماتھے کے چندن ہو
مورے نینن کے ہو تم ہی کجریا غوثِ جیلانی

جو دیکھی موہنی صورت وہ پیاری پیر فہمی ما
جھوکت ہی جات ہے ہمری پگڑیا غوثِ جیلانی

تورے چرنوں کی داسی ہوں چنریا رنگ دو معرّوف کی
بھرو اب پریم سے موری گگریا غوثِ جیلانی

بڑا اعجاز ہے

غوث کی نسبت میں آنا ہی بڑا اعجاز ہے
دل کو کلمے سے جِلانا ہی بڑا اعجاز ہے

جب پکارا غوثِ اعظم آگئے امداد کو
قبلۂ حاجت کو پانا ہی بڑا اعجاز ہے

سر کو اپنے مل گئی معراجِ نسبت غوث کی
غوث کے دامن میں آنا ہی بڑا اعجاز ہے

غوث اعظم کے مریدوں کو نہیں ہے خوف کچھ
کہدیے لاخوف اتنا ہی بڑا اعجاز ہے

بعدِ توبہ ہی مرے گا غوث کا ہر اک مرید
غوث کا مژدہ سنانا ہی بڑا اعجاز ہے

گردش دوراں نہ ٹکرا ہم غلامِ غوث ہے
ان کی قدرت کو سمجھنا ہی بڑا اعجاز ہے

بن گئی تقدیر اپنی ایک نگاہ فیض سے
غوث کی نظروں میں آنا بڑا اعجاز ہے

ہر طرف جلوہ نما ہیں غوث اعظم دستگیر
چشمِ دل سے دِید پانا ہی بڑا اعجاز ہے

اسمِ اعظم کا مسمی غوث اعظم میں چھپا
یہ وظیفہ دل سے پڑھنا ہی بڑا اعجاز ہے

پیر فہمی سے ملا ہے دامن غوث الوریٰ
قادری نسبت کو پانا ہی بڑا اعجاز

ہم غلامِ غوث ہیں دفتر میں معرؔوف نام ہے
غوث کا بندہ کہا نا ہی بڑا اعجاز ہے

وارثِ پاک

حاجی وارث پیا تیرے دربار میں آئے ہیں
نام سن کر تیرا وارث بڑی اُمید لائے ہیں

لاج سر کی رکھو وارث آس در کی رکھو وارث
دربار میں ہم وارث سر اپنا جھکائے ہیں

میرے عالم پناہ ہو تم لے لو اپنی پناہوں میں
جائیں تو کہاں جائیں سب در چھوڑ کے آئے ہیں

یہ ہے تیرا کرم وارث ہر ناز اُٹھائے ہیں
رکھے سب کا بھرم وارث دامن میں جو آئے ہیں

وارث اللہ پکارے کوئی کوئی کہتا ہے حق وارث
نام میٹھا ہے کتنا تیرا منہ میں مصری گھولائے ہیں

کیا یہ شانِ فقیری ہے واللہ بے نظیری ہے
یہ سادگی ہے تیری خاکی بستر لگائے ہیں

یہ راز ہے پوشیدہ کیوں احرام ہے تن پر
احرامِ مقدس میں عیب سب کے چھپائے ہیں

یہاں ہندو بھی آتے ہیں آتے ہیں مسلماں بھی
ہر ایک دیوانے کو نظروں سے پلائے ہیں

نورانی ہے درگاہ شریف جیسے خلد زمیں پر ہو
محسوس یہ ہوتا ہے دستِ حق نے بنائے ہیں

دل سے کہتے چلو یا وارث لب سے رٹتے چلو یا وارث
اک ڈال کے نظرِ کرم بھاگ سب کے جگائے ہیں

وارث کہوں یا فہمی دونوں کی ہے ایک صورت
حیرت میں ہے یہ دُنیا جلوے کیا کیا دکھائے ہیں

میرے پیر کے صدقے میں ہو کرم ہی کرم وارث
معرّوف میرے وارث یہ مدینے سے آئے ہیں

منقبت وارثِ پاکؒ

کہنا پڑے گا آج تو مجھ کو یہ بر ملا
اللہ نے دیا میرے وارث کو مرتبہ

وارث پیا کا دیکھئے عالیٰ مقام ہے
وارث کی بارگاہ میں میرا سلام ہے
فرشِ زمیں سے عرش تک چرچہ یہ عام ہے
تعظیم و ادب کرتے ہیں سب انکی اولیاء

وارث پیا کی ذات تو اک اعلیٰ ذات ہے
اللہ نبی کا ہاتھ تو وارث کا ہاتھ ہے
موجود ان میں دیکھئے کل کائنات ہے
عرشِ بریں بھی دنگ ہے دیکھا جو مرتبہ

زاہد کیا سمجھے گا وارث کی شان کو
اللہ نے بڑھائی ہے وارث کی آن کو
وارث کی شان کھول کے دیکھو قرآن کو
وارث پیا کا جلوہ وہ جلوہ ہے باخدا

کعبے سے کم نہیں ہے یہ دیوا کی سرزمیں
عشاق کا مدینہ بنا دیوا بالیقیں
فرشِ زمیں پہ عرش کا نقشہ ہے کیا حسیں
خلدیں بریں بھی آج یہ دینے لگا صدا

وارث پیا کی شکل میں جلوہ دکھا دیا
پردے تجلّیوں کے وہ سارے اُٹھا دیا
اللہ نبی کے نور سے دل کو سجا دیا
جو دیکھا جلوہ کہنے لگا ہے وہ باخدا

خادم علی شاہ پیر کا صدقہ لٹاتے ہیں
آتے ہیں جو مرادی مرادیں وہ پاتے ہیں
وارث پیا کے نعرہ کو ہر دم لگاتے ہیں
وارث کے در سے کوئی بھی خالی نہیں گیا

وارث پیا نے میرا تو رُتبہ بڑھایا دیا
ادنیٰ غلام سے مجھے اعلیٰ بنا دیا
خاکی وجود نوری بنا کے دکھا دیا
نکلی ہے آج دل سے یہ ہر جھوم کے صدا

آئینہ من عرف کا دکھایا ہے پیر نے
گنجِ خفی کا راز بتایا ہے پیر نے
اللہ نبی سے مجھ کو ملایا ہے پیر نے
فہمی پیا کی شکل میں جلوہ دکھا دیا

محبوب کا یہ ذکر کرو تم ادب کے ساتھ
وارث پیا کے در پہ چلو تم ادب کے ساتھ
بس وارثی نشے میں رہو تم ادب کے ساتھ
معرّوف آج ہم پہ تو یہ راز ہے کھلا

فنا ہوگئے

عشق میں ہم فنا ہوگئے دونوں عالم بقا ہوگئے

راز کھلنے لگا عشق میں یار میں رونما ہوگئے

کیا نظر تھی محبت کی وہ اُس نے دیکھا فدا ہوگئے

شوقِ دیدار میں یہ ہوا ہو بہو آئینہ ہوگئے

بُت پرستی عبادت ہوئی وہ صنم سے خدا ہوگئے

ایک ایسی خطا ہوگئی وہ کرم کی گھٹا ہوگئے

اشک بہنے لگے یاد میں　　باوضو با صفا ہوگئے

عشق ہے جن میں جلوہ نما　　اُن سے پوچھو وہ کیا ہوگئے

یہ حقیقت کھلی یار کی　　مدعی مدعا ہوگئے

پیر فہمی کا فیضان ہے　　رازِ حق کا پتہ ہوگئے

یہ بھی معراجِ معرّوف ہے
عشق میں لاپتہ ہوگئے

سکون پائے

تمہارے نقشِ قدم پہ چل کے ہم خود میں رب کا پتہ ہیں پائے
ہزاروں سانسیں تڑپ رہی تھیں شکرِ خدا ہے سکون پائے

خودی میں ہم ڈھونڈتے ہیں اُن کو شکرِ خدا ہم نہیں ہیں گمراہ
خودی سے باہر جو ڈھونڈتے ہیں پتہ خدا کا کیا وہ بتائے

وہی ہے اوّل وہی ہے آخر وہی ہے ظاہر وہی ہے باطن
جہاں بھی ہم نے ہے سر جھکایا اُنھیں کا نقش و نگار پائے

کبھی وہ سانسوں سے کھیلتے ہیں کبھی وہ دل میں مچل رہے ہیں
کبھی وہ آنکھوں سے جھانکتے ہیں میرے وجود میں وہ ہیں سمائے

ہر روپ اُنکے ہر رنگ میں وہ ہر اک ڈھپ میں وہ آ رہے ہیں
نگاہِ بسمل کہاں پہ ٹھہرے کہ سارے جلوؤں میں وہ سمائے

وہ کم نظر کو نظر نہ آئے بے قید جلوے کسے دکھائیں
کہ لا پتہ کا پتہ یہی ہے ہر اک پتے میں پتہ بتائے

یہ میکدہ ہے فہمی پیا کا یہاں پہ رندوں کی دھوم دیکھو
کوئی اناالحق کو پی رہا ہے کوئی نشے میں خدا بتائے

میں نور بھی ہوں میں نار بھی ہوں یہ خیر و شر کو مجھی میں دیکھو
نہیں ہے معرّوف کچھ ہم سے باہر جو دید والے ہیں راز پائے

ساقی

عشق کا جس کو درد ہے ساقی
عشق والا ہی مرد ہے ساقی

دم بدم سانس آتی جاتی ہے
پیر کلمے کا مرد ہے ساقی

کون قطرے میں چھپ کے آیا ہے
ہوش کیوں تیرا سرد ہے ساقی

پیا کلمے کا جو بھی پیمانہ
وہ تو عرفاں کا مرد ہے ساقی

جاننے والے جان لیتے ہیں
کون یہ تیرے نزد ہے ساقی

جس میں اللہ نبی نظر آئے
پیر فہمی وہ مرد ہے ساقی

اُن کے جلوے کچھ ایسے ہیں معرّوف
دیکھنے والا زرد ہے ساقی

کس میں ہے

گنجِ مخفی کا خزانہ کس میں ہے
یار کا اپنے ٹھکانہ کس میں ہے

کون سا وہ علم تھا زیرِ بحث
سر ملائیک کا جھکانا کس میں ہے

دیکھ کر ایک دانۂ گندم کو کیوں
ہوگیا آدم دیوانہ کس میں ہے

عرش سے یہ فرش پر آنا پڑا
رات دن آنسو بہانا کس میں ہے

ساتؔ دریا پار کرکے آئے ہیں
کس طرح واپس ہے جانا کس میں ہے

کون سا قرآں ہے نقطے کے بغیر
اس کا پڑھنا اور پڑھانا کس میں ہے

یار خود آیا برقعہ اوڑھ کر
پیر فہمی کا بہانہ کس میں ہے

کوئی دیوانہ کوئی مدہوش ہے
ایک تیرا معرّوف فسانہ کس میں ہے

پلا رہے ہیں

پڑھا کے کلمہ ہماری روح کو شرابِ وحدت پلا رہے ہیں
نہ جانے مردہ دلوں کو کتنے وہ اک پل میں جِلا رہے ہیں

کیا ہے شریعت کیا ہے طریقت کیا ہے حقیقت اور معرفت کیا
وہ درس عرفاں کا ہم کو دیکے مقامِ وصلت بتا رہے ہیں

وہ حسن بھی ہیں وہ عشق بھی ہیں وہ نور بھی اور وہ نار بھی ہیں
کسی میں پنہاں کسی میں ظاہر ہر اک رنگ میں وہ آ رہے ہیں

حدودِ دیر و حرم کو چھوڑے ہر اک رسم و رواج توڑے
صنم پہ تن من کو ہے لٹائے صنم کو کعبہ بنا رہے ہیں

ہم کون ہیں یہ کیسے بتائے یہ رازِ اُلفت کسے سنائیں
جو لا مکاں میں سما نہ پایا وہ آج دل میں سما رہے ہیں

کرم ہے فہمی پیا کا ہم پہ اُنھیں کے صدقے بھرم ہے اپنا
اُنھیں سے سانسیں چمک رہی ہیں وہی تو سانسوں میں آرہے ہیں

خدا کا اپنے پتہ یہی ہے جہاں محمد ﷺ خدا وہیں ہے
وہ نورِ احمد چھپا ہے ہم میں یہی تو معرّوف بتا رہے ہیں

بیٹھے ہیں

آنکھ تم سے لڑائے بیٹھے ہیں
دل سے دل کو ملائے بیٹھے ہیں

جاں کی بازی لگائے بیٹھے ہیں
تن کا چوسر بچھائے بیٹھے ہیں

جیت لیں گے یا ہار جائیں گے
تم پہ سب کچھ لگائے بیٹھے ہیں

گھر تمہارا ہے یہ چلے آؤ
اس لئے دل سجائے بیٹھے ہیں

حال بے حال ہو گیا اپنا
بوجھ سر پر اُٹھائے بیٹھے ہیں

اُن کی ہر سانس کو ہوئی معراج
جو بھی کلمہ بسائے بیٹھے ہیں

روح کی مچھلی ہے ''لا'' کے دریا میں
''ھو'' کا کانٹا لگائے بیٹھے ہیں

اللہ والوں کی خاص محفل کو
اللہ والے سجائے بیٹھے ہیں

پیر فہمی نے اپنی آنکھوں سے
حُسنِ وحدت پلائے بیٹھے ہیں

راز کہہ دوں تو سر کٹے معرّوف
راز وہ ہم چھپائے بیٹھے ہیں

یار نے

عشق کا پتلا بنایا یار نے
نور کی شمع جلایا یار نے

پانچ رنگوں سے رنگا کر یار نے
لا کے چھٹّے کو بٹھایا یار نے

تین پڑھ کے تکبیریں آدم پہ پھر
دم کا جھولا تب جھلایا یار نے

کیا چھپا ہے نفس کی ترکھوٹ میں
کس لئے پہرا بٹھایا یار نے

پتلائے آدم میں خود ہی بیٹھ کر
اللہ 'ھوْ' کا غل مچایا یار نے

باندھ کر سر پر عمامہ عشق کا
در بدر ہم کو پھرایا یار نے

پیر فہمی کا بڑا احسان ہے
خواب سے ہم کو جگایا یار نے

کیا نشہ معرّوف ہے یہ عشق کا
نظروں سے اپنی پلایا یار نے

چاہیے

پیر کو دل میں بسانا چاہیے
ہر گھڑی پھر دید پانا چاہیے

ہم کہاں سے آئے تھے جانا کہاں
جان کر اتنا تو جانا چاہیے

دردِ دل کی ہے جنھیں پہچان تو
حالِ دل اُن کو سنانا چاہیے

ہے اگر پہلو میں تیرے دل جواں
دل کو دلبر سے لگانا چاہیے

عاشقِ صادق کا بس یہ فعل ہے
چوٹ کھا کر مسکرانا چاہیے

عشق کے مذہب کا قبلہ پیر ہے
سر کو قدموں میں جھکانا چاہیے

یہ شرابِ معرفت پچتی نہیں
ظرف والوں کو پلانا چاہیئے

پیر کو اپنے بنا کے آئینہ
رازِ صورت اُس میں پانا چاہیئے

پیر فہمی پر ہزاروں جاں فدا
جانِ جاں پر جاں لٹانا چاہیئے

مرشدوں کا قول ہے معؔروف یہ
راز پا کر سر جھکانا چاہیئے

کیا بُرا کیا

اپنے صنم سے پیار کیا ۔ کیا برا کیا
جان و جگر نثار کیا ۔ کیا بُرا کیا

پیشِ حضور چشمِ کمانوں کو تان لی
تیرِ نظر کا وار کیا ۔ کیا بُرا کیا

دامن کو گناہوں سے بچانا بھی ہے گناہ
رحمت کو شرمسار کیا ۔ کیا بُرا کیا

رازِ اَنا کو پاتے ہی منصور نے کہا
سر کو بھی سرِ دار کیا ۔ کیا بُرا کیا

انگلی اُٹھا رہی ہے میرے کام پہ دُنیا
روحانی کاروبار کیا ۔ کیا بُرا کیا

ہم تو اُلجھ کے رہ گئے زُلفوں کے جال میں
اک دِلربا سے پیار کیا ۔ کیا بُرا کیا

ہم کو نہیں ہے خوف و خطر مال ہے کھرا
سودا سرِ بازار کیا ۔ کیا بُرا کیا

کلمے کے تار سے گندہ نسبت کے پھول کو
دم کو گلِ گلزار کیا ۔ کیا بُرا کیا

فہمی پیا کے فوج کے ہم تو سپاہی ہیں
ہمیں قادری سالار کیا ۔ کیا بُرا کیا

معرّوف سو رہے تھے جو غفلت کی نیند میں
بیدار ہمیں یار کیا ۔ کیا بُرا کیا

سر جھکاتے ہیں

در پہ مرشد کے سر جھکاتے ہیں
سوئی قسمت کو ہم جگاتے ہیں

دونوں عالم کو بھول جاتا ہوں
اس طرح دل میں وہ سماتے ہیں

خوف کیوں ہو تیرے دیوانے کو
لاجِ اُلفت کو وہ نبھاتے ہیں

روز و شب ہے وظیفہ مرشد کا
وہی بگڑی میری بناتے ہیں

جو بھی لیتا ہے نامِ فہمی پیر
ہم اُسی در پہ سر جھکاتے ہیں

اِس سہارے پہ بیٹھے ہیں معرّوف
میرے سرکار کب ہنساتے ہیں

نکتہ کی سمجھ

پیر سے نکتہ سمجھ میں آتا ہے
اللہ دیتا ہی نہیں دلواتا ہے
کہہ دیا کس نے وہ اللہ ایک ہے
"قل ھُو اللہ" راز کھلتا جاتا ہے
اسمِ اعظم کا مسمّٰی کون ہے
راز کیوں وہ کہنے سے گھبراتا ہے
سب کتابیں گھول کر پی لو تو کیا
پیر بتلائے سمجھ میں آتا ہے
اولیاء کا جو مشن لے کر چلا
خادم ِ مرشد وہی کہلاتا ہے
دار سے منصور نے ہنس کر کہا
خود وہ کہتا ہی نہیں کہلواتا ہے
پیر فہمی نور کے برقع میں ہیں
نور ہی تو نور میں سماتا ہے
نور کیا ہے نار کیا ہے معرّوف کہو
رازِ قدرت کس لئے چھپاتا ہے

سمجھ کے پڑھ

اپنے وجودِ پاک کو قرآں سمجھ کے پڑھ
عکسِ جمالِ یار کا عرفاں سمجھ کے پڑھ

انسان پر ہے خاتمہ اُمّ الکتاب کا
قرآن کا قرآن ہے انساں سمجھ کے پڑھ

ایمان کا ایمان ہے اپنا وجودِ پاک
رکھ اپنے پہ ایمان تو ایماں سمجھ کے پڑھ

گنجِ خفی کی جان ہے یہ من عرف کی شان
چہرے کو اپنے ہو بہو رحماں سمجھ کے پڑھ

سب کچھ تو پڑھ چکے ہو تم حیوان کی طرح
یہ نور کی پہچان ہے ناداں سمجھ کے پڑھ

اللہ نبی کی شکل ہی مرشد کی شکل ہے
فہمی پیا کو پیکرِ یزداں سمجھ کے پڑھ

اللہ نبی کا بھید تو معرّوف دم میں ہے
تارِ نفس کو بولتا قرآں سمجھ کے پڑھ

وہ کیا جانے

نا سمجھے خود کو جو شانِ خدا وہ کیا جانے
انا کے نقطے میں کیسا چھپا وہ کیا جانے

بنا ہے نورِ محمّد سے یہ سراپا جسم
خودی کی دید ہی دیدِ خدا وہ کیا جانے

فقط ہے راز یہی لاَ میں اور اِلاّ میں
نہیں ہے کون یہاں ہے کا پتہ وہ کیا جانے

ہوا نا آشنا آواز صوتِ سرمد سے
کوئی تو دے رہا ہر دم صدا وہ کیا جانے

نہیں ہے ہاتھوں میں تسبیح کے دانے اے زاہد
رگ و ریشے سے ہوں یادِ خدا وہ کیا جانے

ملے ہیں دونوں جہاں نامِ محمّد کا ظہور
کہاں تھے دونوں مگر اُس کا پتہ وہ کیا جانے

ہزارو گم ہوے تیرا پتہ پیر فہمی
گے جو ڈھونڈنے اس کا پتہ وہ کیا جاے

خدا کے علم میں بن کے آنا تھے معرؔوف
وہ راز نقطے کا عارف سوا وہ کیا جانے

یہ تو فہی پیا کی گنبد

یہ تو فہی پیا کی گنبد ہے
ولیِ با صفا کی گنبد ہے

مشکلیں دور ہونگی اس در سے
میرے مشکل کشا کی گنبد ہے

وہی گنبد نشی ہے گنبد میں
خواجہ غوث الوریٰ کی گنبد ہے

رازِ عرفان کھلا گنبد کا
من عرف، شش نما کی گنبد ہے

ارواحیں رقص کرتی گنبد میں
مرکزِ اولیاء کی گنبد ہے

کوئی خالی نہ گیا گنبد سے
سب کے حاجت روا کی گنبد ہے

دیکھ گنبد کو خلفاء یہ بولے
نقشہ عادل پیا کی گنبد ہے

پیاری لگتی ہے نور کی گنبد
نورِ حق دلبربا کی گنبد ہے

چڑھتے ہی نور کا کلاس معروف
ہوئی تکمیل حق نما کی گنبد ہے

ذرا بے خبر

تو نہیں ہے مجھ سے ذرا بے خبر
تیری آنکھوں سے بچ کر کدھر جاؤں گا
میں تیرا تھا تیرا ہوں تجھے ہے خبر
تیری چوکھٹ پہ آ کے ہی مر جاؤں گا

میں ہوں ٹوٹا ہوا میں ہوں بکھرا ہوا
زندگانی کے قِصوں میں الجھا ہوا
تو بچا لے کرم سے اے میرے خدا
تیرے در سے اٹھا تو کدھر جاؤں گا

میرے سازِ نفس کی روانی ہے تو
میری ہستی ہے تو ۔ زندگانی ہے تو
تیرے جلوے ہی ہیں میرے پیشِ نظر
تیرے جلوؤں میں خود کو بکھر جاؤں گا

ڈال دے دل پہ میرے وہ نوری نظر
میرے دل میں رہے بس میرا دلبر
تیری رحمت کا سایہ رہے عمر بھر
تیرے فضل و کرم سے نکھر جاؤں گا

میں نہ تجھ سے جدا تو نہ مجھ سے جدا
نوری پردہ بھی ہو پھر کیوں درمیاں
تجھ میں رہ کر ہی تجھ کو دیکھا کروں
جان پہچان کے باخبر جاؤں گا

لامکاں تک گئے ہیں میرے نبیؐ
بن گئے اُن کے نقش پیر فہمی
اُن کے قدموں میں خود کو مٹانے تو دو
مٹتے مٹتے خود ہی سنور جاؤں گا

لاکھ الزام سر پہ آئے تو کیا
فانی دنیا ہمیں بھول جائے تو کیا
میں تمہیں یاد ہوں یہ بڑی بات ہے
اس کرم پہ معرّوف مر جاؤں گا

تیری تلاش و طلب میں

تیری تلاش و طلب میں کہاں کہاں بھٹکا
کبھی صنم میں حرم میں دیر میں بھٹکا

کبھی تو کھو گیا میں وادیِٔ ظلمت میں
پہن کے نور کا جامہ یہاں وہاں بھٹکا

یہاں سب پھیرتے ہیں تسبیحوں کے دانے کو
ہر ایک دانے میں دانا بن کے بھٹکا

کبھی تو بِک گیا مصر کے بازاروں میں
تمہارے ملنے کی خاطر کہاں کہاں بھٹکا

کبھی یعقوب کی آنکھوں میں ڈھونڈتا ہوں تجھے
کبھی یوسف کے تبسّم میں بھٹکا

کبھی طائف کے سنگریزوں سے پوچھتا ہوں تیرا پتہ
تپتے صحراؤں میں آبلہ پاؤں بھٹکا

خاک کے ڈھیر میں موسیٰ نا تیرے جلوے تھے
کوہِ طور پہ مثلِ عاشق بھٹکا

گرم آہوں کی تلاشی کر لی ہم نے
دھڑکتے دل کی صدا میں بھٹکا

پتہ مَیں خود کا لگانے معرّوف
کبھی یہاں کبھی وہاں۔ کہاں کہاں بھٹکا

کون ہوں میں کون ہوں

کون ہوں میں کون ہوں اتنا تو بتلا دے مجھے
کب سے تھا اور کب سے ہوں کوئی تو سمجھا دے مجھے

کس کی ہستی کا تماشا بن کے آیا ہوں یہاں
کون مجھ میں جلوہ گر ہے جلوہ دکھلا دے مجھے

کس کا بندہ کون مولا کون خالق ہے میرا
مقصدِ تخلیق کا نکتہ یہ سمجھا دے مجھے

اپنے عرفاں کا تماشا دیکھنے کے واسطے
کس کا آئینہ بنا کے بھیجا یہ بتلا دے مجھے

ذرّہِ ذرّہِ میں یہاں پہ کون جلوہ گیر ہے
کیا فنا ہے کیا بقا کوئی تو دکھلا دے مجھے

وہ دور ہو کے پاس ہے یا پاس ہو کے دور ہے
آیتِ نحنُ اَقرب کوئی تو سمجھا دے مجھے

ہمکلامی جس نے بخشی طور پہ موسیٰ کو جو
کون تھا منصور میں اتنا تو بتلا دے مجھے

فرش پہ پردہ نشیں اور عرش پہ جلوہ نشیں
کُنتُ کنزًا کی حقیقت واعظ بتلا دے مجھے

آئینے میں پیر فہمی کے نظر آیا ہے وہ
خود ہی کہتا پیار سے کوئی تو دکھلا دے مجھے

اپنی پہچاں کے لیے ظاہر کیا معرّوف کو
کون ظاہر کون باطن اب یہ دکھلا دے مجھے

کلام اُن کا ہے

دونوں عالم میں نام اُن کا ہے
ربِّ حق کا کلام اُن کا ہے

اُن کے دل کو مدینہ کیوں نہ کہوں
دل میں جن کے قیام اُن کا ہے

سینہ بہ سینہ راز کھلتا گیا
ہاتھ ان کا ہے جام اُن کا ہے

ڈوبا سورج پلٹ دے پل بھر میں
دو جہاں میں نظام اُن کا ہے

رب نے ہنس کر کہا فرشتوں سے
چھیڑو مت یہ غلام اُن کا ہے

بگڑی قسمت کو وہ سجاتے ہیں
یہ کرم ان کا کام اُن کا ہے

دل ہوا پاک کلمہ پڑھنے سے
کلمہ طیب میں نام اُن کا ہے

جا کے تم دیکھ لو مدینے میں
پہرے ان کے نظام اُن کا ہے

جن کی سانسوں میں کلمہ ہے روشن
سب میں اعلیٰ مقام اُن کا ہے

پیر فہمی سے ہم ہوئے روشن
دل میں سانسوں میں نام اُن کا ہے

رقص کیوں نہ کریں گے سب معرّوف
قلم میرا کلام اُن کا ہے

ooo

منکا منکا رول

نو دروازے بند کر کے منکا منکا رول
خود کی منزل پانا ہے تو من کی آنکھیں کھول

کعبہ کاشی دیکھ آئے ملا نہیں وہ یار
خود میں رب کو پانا ہے تو مرشد مرشد بول

کرجتن اپنے رتن کا وقت ہے انمول
ایک دن ہے سب کو جانا خالی رہے کشکول

کون بندہ کون مولا کون ہے ابلیس
ہے کہاں تینوں چھپے یہ راز خود میں ٹٹول

راز کیا دم میں چھپا ہے دم میں ہے یہ کون
آتے جاتے دم کی خبر لے مرشد کا ہے قول

بانسری روزِ ازل سے بج رہی تن میں
کون سی اس میں صدا ہے راز تو یہ کھول

آبِ کوثر کس کو کہتے جان ائے طالب
دسویں در سے بہتا کوثر راز ہے انمول

یہ وظیفہ مشکلیں آسان کر دے گا
ذکر کر لے تو علی کا مولا مولا بول

پیر فہمی مرشدِ کامل ہیں میرے
پیر کا کر کے تصّور برزخ بنا انمول

نحنُ اَقرب، گنجِ مخفی، من عرف، عرفاں
جان کر یہ بھید معّروف راز کو نہ کھول

پتہ مجھ کو ملا

پتہ مجھ کو ملا اپنے خدا کا
ہے شکلِ پیر آئینہ خدا کا

اَنَا کو اپنی پہلے کر فنا تو
پتا تجھ کو چلے گا پھر بقا کا

اگر تو چاہتا ہے رازِ تصوّف
پکڑ دامن کسی اہلِ صفا کا

وہی ہے دوست پنجتن کے یارو
ملا دامن جنھیں ہے مصطفیٰ کا

خودی میں گھول لیتے ہیں خدا کو
یہ بھی ایک رنگ ہے اہل صفا کا

ہیں پلکیں چادرِ گُل صلّیِ علیٰ
میری آنکھیں ہیں روضہ مصطفیٰ کا

میرے فہمی پیا کی شکل میں ہی
ہاں دیکھا چہرہ میں نے مصطفیٰ کا

طوافِ دل کرینگے کیوں نہ معرّوف
مدینہ دل بنا ہے مصطفیٰ کا

تجھ سے قائم میری زندگانی رہے
میرے دل پہ تیری حکمرانی رہے

تجھ سے
قائم میری
زندگانی رہے

غوثِ اعظم کی تجھ میں ادا ہے
میرے خواجہ کی جود و سخا ہے
رہوں مرشد کے در۔پڑے شام وسحر
تیرے قدموں میں یہ زندگانی رہے

تو ولایت کا ہے ایک سمندر
غوث و ابدال قطب و قلندر
جن پہ نظریں ہوئی۔ بن گئے وہ ولی
دل پہ نظرِکرم نورانی رہے

رازِ کلمہ ملا تیرے در سے
بابِ عرفاں کھلا تیرے در سے
ملا خود کا پتہ جب تو مل گیا
تیرے کلمے کی دم میں روانی رہے

گنج مخفی سے آیا نکل کر
گنج مخفی میں پہنچا سنبھل کر
سب میں تیری جھلک ۔ کیا زمیں کیا فلک
میمِ احمد میں رازِ نہانی رہے

چار الف کا تو جامہ پہن کر
نورِ احمد کی چھنی میں چھن کر
شکلِ آدم لیا ۔ بن گیا مصطفٰی
میرے ہاتھوں میں تیری نشانی رہے

پیر فہمی تو ہے خزینہ
آنکھ مکہ تو دل ہے مدینہ
تیرا حسن و جمال ۔ نہیں تیری مثال
تیرا جلوہ ہی دیدِ رحمانی رہے

پیر فہمی کی کتنی ہیں کرنیں
کچھ ہیں معرّوف تو کچھ ہیں نگینے
مجھے تم مل گئے گویا سب مل گیا
دل کی دنیا سدا لامکانی رہے

☆☆☆

سلام سرکار پیر عادل رحمۃ اللہ علیہ

اے عادل پیا لو سلام اب ہمارا
تمہیں سے ہے روشن یہ سینہ ہمارا

تجلّی کا پردہ ہٹاؤ تو رخ سے
وہ نورانی چہرے کو دیکھیں تمہارا

کہاں جاؤں آقا کہاں جاؤں مولا
نہ رُسوا کرو اب مجھے تم خدارا

بھنور سے سفینہ ابھی پار ہوگا
ہزاروں ہیں طوفاں اک عادل کنارہ

چلے ہیں حوادث جو ہم کو مٹانے
وہ کیسے مٹے جو ہے عاشق تمہارا

کہ رکھنی پڑے گی میری لاج آقا
ہے ہاتھوں میں میرے یہ دامن تمہارا

تڑپتے ہیں عاشق تیری ایک جھلک کو
چلے آؤ چلمن سے باہر خدارا

کہ مہتاب شاہ کے تصدّق میں عادل
عطا ہو ہمیں کچھ تو صدقہ تمہارا

ملے پیر فہمی سے عادؔل پیا بھی
ہے صورت میں اُن کے خدا کا نظارہ

کرے التجا اب یہ معرّوف ادب سے
اے عادل پیا لو سلام اب ہمارا

سلامِ غوثیہ رضؓ

غوثِ اعظم کی عظمت پہ لاکھوں سلام
تاجدارِ ولایت پہ لاکھوں سلام

جس نے دیکھا اُنھیں وہ خدا پا لیا
مظہرِ ذاتِ وحدت پہ لاکھوں سلام

بجھتے دل جل اُٹھے مردے زندہ ہوئے
اک نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

جن کی گردن پہ ہے وہ ولی ہوگیا
مہرِ قدمِ ولایت پہ لاکھوں سلام

جس کو چاہا تو پل میں ولی کردیا
ایسی شانِ حکومت پہ لاکھوں سلام

جو بھی دامن میں آیا ولی ہوگیا
غوثِ اعظم کی نسبت پہ لاکھوں سلام

دونوں عالم ہتھیلی میں رائی دکھے
حاملِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

اولیاء اصفیاء خواجہ غوث و قطب
پڑھتے سب اُن کی عظمت پہ لاکھوں سلام

سب حدیں جن کے زیرِ قدم با خدا
اس جامعِ کرامت پہ لاکھوں سلام

پیر فہمی سے چشمے خلافت بہے
ایسی کامل خلافت پہ لاکھوں سلام

جو بھی معرّوف پڑھا وہ ہے بخشا گیا
جاری روشن امامت پہ لاکھوں سلام

سلام امامِ حُسینؓ

حُسین ابنِ حیدر سلامُ علیک
محمدؐ کے دلبر سلامُ علیک
ہے اسلام زندہ تاباں تمہیں سے
ہو نورِ پیمبر سلامُ علیک
کہے کربلا یہ شہادت پہ آقا
شہیدوں کے افسر سلامُ علیک
فلک پر ملائیک بھی آنسوں بہائے
جو دیکھا یہ منظر سلامُ علیک
کٹائے ہیں سر کو لُٹائے ہیں گھر کو
نفوسِ بہتّر/۷۲ سلامُ علیک
تمہارا گھرانہ ہے نوری گھرانہ
گواہ سورہِ اطہر سلامُ علیک
تمہیں سے ہوئی حق و باطل کی پہچاں
اماموں کے رہبر سلامُ علیک
ہے حسنی حُسینی میرے پیر فہمیؔ
یہ تن من نچھاور سلامُ علیک
یہ معروفؔ قلم بھی کہے با ادب سے
وہ سر کو جُھکا کر سلامُ علیک

آقا مدینے والے لے لو سلام ہمارا

آقا مدینے والے دل نے تمہیں پُکارا
لے لو سلام ہمارا لے لو سلام ہمارا

لولاک کا وہ سہرا باندھے تمہارے سر پر
جُھکنے لگی خُدائی آقا تمہارے در پر
خود ہی خُدا نے اپنے جب نام سے پُکارا

فریاد کر رہے ہیں گِر کر سنبھل رہے ہیں
ہم یاد میں تمہاری کروٹ بدل رہے ہیں
سرکار اب تو چمکے آنکھوں میں وہ نظارہ

سرکارِ دو جہاں کا جس نے وسیلہ پایا
جس نے نبی کے در پر سر اپنا ہے جُھکایا
اُس کا بلندی پر ہے تقدیر کا ستارہ

خوشبوئے عشقِ احمد مہکے ہمارے تن میں
تم چیر کر تو دیکھو عاشق کے اس کفن میں
آنکھیں پھٹی رہیں گی دیکھو گے جو نظارہ

فریاد سُن ہماری او بے کسوں کے والی
آئیں ہیں جو سوالی جائیں نہ ہاتھ خالی
آتے ہو تم مدد کو جب دل سے جو پکارا

غوثُ الوریٰ سے مانگو خواجہ پیا سے مانگو
محبوب کا یہ در ہے لیکن ادب سے مانگو
ہوگی مُراد پوری دامن کو جو پسارا

فہمیؔ پیا کا عاشق سرکار کا دیوانہ
سرکار نے ہی بخشا عرفان کا خزانہ
اللہ کی قسم میں بھی سرکار ہوں تمہارا

ان کا کرم ہے شامل تو بات بن گئی ہے
شاہِ عرب کے صدقے جھولی بھری ہوئی ہے
معرّوف جان اپنی آگے تمہارے ہارا

اہلِ سلسلہ حضرت پیر فہمؔی مدظلہ العالی کے خدمات

website : www.maroofpeer.com | Email : maroofpeer@maroofpeer.com

عرفانِ معرؔوف

آستانۂ معروف پیر، مدّی کُنٹا گاؤں، سداشیو پیٹ منڈل، ضلع میدک، تیلنگانہ۔

Contact : +91 9324 8324 90 / +91 9967 9857 02